اونچے درجے کے تھے، وہ بہت آسانی سے کروڑ پتی بن سکتے تھے، لیکن عمر بھر کرایہ کے مکان میں رہے، اور یوں بھی بہت سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے، اکثر کہتے تھے، "میں صرف اتنا کماتا ہوں، جس کی مجھے ضرورت ہوتی ہے، اس سے زیادہ کا غم میں نے کبھی نہیں پالا۔"

نہایت حق گو، جری اور بیباک تھے۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کے سختی سے پابند تھے، حج بھی کرآئے تھے، اس میں شبہ نہیں کہ ان دونوں بزرگوں کی وفات ایک عظیم قومی وملی حادثہ ہے، جس کی تلافی آسان نہیں ہے، لیکن شاہ صاحب اور نورالدین صاحب دونوں ہمارے اُن نہایت عزیز اور مخلص دوستوں میں سے تھے جن کی معیت لطفِ حیات کا باعث ہوتی اور جُدائی زندگی کو بے کیف و بے مزہ بنادیتی ہے، اسی وجہ سے یہ دونوں دوست چلے گئے مگر ہمارا عالم جگرؔ کے الفاظ میں اب تک یہ ہے:۔

اب بھی ہے تیرے تصور سے وہی راز و نیاز
اپنی بچھڑی ہوئی آغوشِ محبت کی قسم

اللّٰھم ارحمھما واغفر لھما مغفرۃً عامۃً، شاملۃً کاملۃً۔

قارئین کرام کو معلوم ہے کہ حالات سے مجبور ہو کر برہان کے صفحات کی تعداد کم کی گئی تھی، لیکن اس سے اور چند مشکلات پیدا ہوگئیں، مضامین میں قطع وبرید کرنی پڑی اور تبصرے ناغہ ہونے لگے، اس بناء پر اب فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ برہان کے صفحات ۵۶ کے بجائے ۶۴ کردیئے جائیں اور زرِ چندہ پندرہ روپیہ سالانہ کردیا جائے، چناں چہ اس مہینے سے اس پر عمل شروع کردیا گیا ہے، امید ہے کہ برہان کے قدردان حضرات اس فیصلہ کو پسند کریں گے۔